از عدالت عظمیٰ

ہو چیف گیمن

بنام

انڈسٹریل ٹرائبل، بھوبنیشور، اوریسا اور دیگر

[پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، سی۔ جے۔، کے۔ این۔ وانچو اور کے۔ سی۔ داس، گپتا، جسٹسز۔]

صنعتی تنازعہ-فریقین کو شامل کرنا اور طلب کرنا-حوالہ-صنعتی ٹریبونل کے اختیارات-جانچ اور حد بندی-مزدوروں کے دعوے کی ادائیگی کے لیے کس کی ذمہ داری-آجر کون ہے-تنازعات، چاہے مختلف ہوں اور کافی ہوں-صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (1947 کا 14)، دفعہ 10، 18.

اپیل گزاروں اور جواب دہندگان، اس کے کارکنوں کے درمیان صنعتی تنازعہ کے حوالے سے، صنعتی ٹریبونل کے دفتر نے نہ صرف اپیل گزار اور اس کے کارکنوں، جواب دہندگان بلکہ ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کو بھی نوٹس جاری کیا۔ ایسا بظاہر اس لیے کیا گیا کیونکہ حکومت کے نوٹیفکیشن کی ایک کاپی جس میں آرڈر آف ریفرنس تھا مذکورہ ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کو دی گئی تھی۔ ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ پیش ہوا اور زور دے کر کہا کہ اسے تنازعہ سے کوئی تعلق یا دلچسپی نہیں ہے اور اسے حوالہ میں فریق شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔ اپیل کنندہ نے دیگر باتوں کے ساتھ دعویٰ کیا کہ زیر التواء کارروائی میں ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ اور اپیل کنندہ کے مفادات مشترک تھے، اور جن مادی دستاویزات کو ثابت کرنا ہوسکتا ہے وہ مذکورہ

تشویش کے ساتھ تھے۔ٹریبونل نے اس سوال پر غور کیا اور فیصلہ دیا کہ وہ اس معاملے کا فیصلہ بعد میں کرے گا؛ اس دوران اس نے ہندوستان اسٹیل کو میرٹ پر ریفرنس کی سماعت کے دوران حاضر رہنے کی ہدایت کی۔ اپیل کنندہ، جو اس حکم سے غیر مطمئن تھا کیونکہ وہ ہندوستان اسٹیل کو حوالہ میں فریق کے طور پر شامل کرنے کے لیے ایک مخصوص ہدایت چاہتا تھا، آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ گیا۔ یہ رٹ پٹیشن ناکام ہوگئی کیونکہ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ پٹیشن قبل از وقت ہے کیونکہ ٹریبونل نے ابھی تک صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 18 (3) (b) کے تحت حتمی حکم منظور نہیں کیا تھا۔خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر:

منعقد:(i) دفعہ 18 (b) جیسا کہ یہ اصل میں قائم ہے کہ ٹریبونل کے پاس صنعتی تنازعہ کے فریقین کے علاوہ دیگر فریقوں کو اپنے سامنے کی کارروائی میں پیش ہونے کے لیے طلب کرنے کا ایک مضمر اختیار تھا۔

(ii) جہاں تنازعہ کے کچھ نکات کو فیصلہ سنانے کے لیے انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیجا گیا ہے، وہ مذکورہ نکات سے نمٹتے وقت اس سے متعلق اتفاقی معاملات سے نمٹ سکتا ہے، اور صنعتی تنازعہ کے فریقین کے مقابلے میں کارروائی میں پیش ہوسکتا ہے-ٹریبونل کو لگتا ہے کہ کچھ افراد جو رجوع میں شامل نہیں ہوئے ہیں انہیں اس کے سامنے لایا جانا چاہیے، وہ اس سلسلے میں دفعہ 18 (3)(b) کے تحت حکم دے سکتا ہے جیسا کہ اب ہے۔

(iii) دفعہ 10 (5) نے اب مناسب حکومت کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اسی نوعیت کے دیگر اداروں، گروہوں یا اداروں کے طبقات کو رجوع میں شامل کرسکتی ہے، اگر یہ مطمئن ہو کہ ادارے اس طرح کے تنازعہ میں دلچسپی رکھتے ہیں، یا اس سے متاثر ہو سکتے

ہیں۔مناسب حکومت انہیں مذکورہ رجوع میں یا تو اس وقت شامل کرسکتی ہے جب رجوع ابتدائی طور پر دیا گیا ہو یا مذکورہ حوالہ کی کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران؛ لیکن ہر صورت میں، اس طرح کے اضافے ایوارڈ پیش کرنے سے پہلے کیے جا سکتے ہیں۔اب، اگر ایسے افراد کو رجوع میں شامل کیا جاتا ہے، تو صنعتی ٹریبونل دفعہ 18(3)(b) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے انہیں اپنے سامنے پیش ہونے کے لیے طلب کر سکتا ہے۔

(iv) دفعہ 18(3)(b) کے مادی الفاظ وہی ہیں جو اصل میں دفعہ 18(b) میں شامل کیے گئے تھے، اور اس لیے صنعتی ٹریبونل کے ذریعے دفعہ 18(b) کے تحت استعمال کیے جانے والے مضمر اختیارات کو اب دفعہ 18(3)(b) کے تحت استعمال کیا جا سکتا ہے۔اگر ٹریبونل یہ سمجھتا ہے کہ جن فریقین کو اس کے سامنے پیش ہونے کے لیے طلب کیا گیا تھا انہیں بغیر کسی مناسب وجہ کے طلب کیا گیا تھا، تو وہ اس سلسلے میں اپنی رائے درج کر سکتا ہے اور پھر جو فیصلہ وہ سناتا ہے وہ ان پر پابند نہیں ہوگا۔

(v) رجوع کے حکم میں مذکور تنازعات کے علاوہ ٹریبونل جس چیز پر غور کر سکتا ہے، وہ صرف مذکورہ تنازعات سے منسلک معاملات ہیں اور جو فطری طور پر ٹریبونل کے اس کے سامنے حوالہ میں فریقین کو شامل کرنے کے مضمر اختیار پر کچھ واضح حدود کا مشورہ دیتا ہے، جس کا مقصد دفعہ 18(3)(b) کے تحت اپنے مضمر اختیارات کا استعمال کرنا ہے۔اگر انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آرڈر آف ریفرنس میں نامزد کوئی فریق مکمل طور پر یا مناسب طور پر آجر یا ملازم کے مفاد کی نمائندگی نہیں کرتا ہے، تو وہ اس طرح کے مفاد کی نمائندگی کے لیے ضروری دوسرے افراد کو شامل ہونے کی ہدایت دے سکتا ہے۔اسی طرح اگر رجوع میں بیان کردہ یونین تمام ملازمین کی نمائندگی نہیں کرتی ہے

تو یہ ٹریبونل کے لیے کھلا ہوسکتا ہے کہ وہ ایسی دیگر یونینوں کو شامل کرے جو اسے ضروری لگے۔امتحان ہمیشہ یہ ہونا چاہیے، کیا فیصلہ خود کو موثر اور قابل نفاذ بنانے کے لیے فریق کا اضافہ ضروری ہے؟ یہ اس امتحان کی روشنی میں ہے کہ فریقین کو شامل کرنے کے لیے ٹریبونل کے مضمر اختیار کو محدود ہونا چاہیے۔

مدراس الیکٹرک ٹرام ویز لمیٹڈ (1904) لمیٹڈ بمقابلہ انڈسٹریل ٹریبونل، مدراس، اے آئی آر 1954 میڈ کے رہن دار ڈبینچر ہولڈرز کے لیے ٹرسٹیز کے ذریعے مقرر کردہ وصول کنندہ پی جی بروکس ۔ 369، رادھا کرشن ملز لمیٹڈ، پیلما ڈو، کوئمبٹور لمیٹڈ بمقابلہ اسپیشل انڈسٹریل ٹریبونل، مدراس، اے آئی آر 1954 میڈ۔ 606 اور انیل کمار اپادھیا بمقابلہ پی کے سرکار، اے آئی آر، 1961 کیل۔ 60، حوالہ دیا گیا

(vi) یہ سوال کہ اپیل کنندہ اور ہندوستان اسٹیل کے درمیان معاہدے کے نتیجے میں جواب دہندگان کے دعوے کی ادائیگی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی، ایک بالکل مختلف تنازعہ پیدا کرتا ہے اور ایسا تنازعہ صنعتی تنازعہ کے لیے مکمل طور پر پردیسی ہوگا جسے فیصلے کے لیے ٹریبونل کو بھیجا گیا ہے۔

(vii) یہ سوال کہ اپیل کنندہ اور ہندوستان اسٹیل کے درمیان آجر کون ہے، ان کے درمیان کافی تنازعہ ہے اور اسے کسی بھی لحاظ سے اتفاقی نہیں سمجھا جا سکتا۔ جہاں مناسب حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس بات کا تعین کیا جائے کہ آجر کون ہے، وہ جینیاتی طور پر کافی وسیع اصطلاحات میں حوالہ دیتی ہے اور فریقین کو حوالہ کے طور پر مختلف افراد کے لیے شامل کرتی ہے جن کے بارے میں الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ آجر ہیں۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار:1963 کی سول اپیل نمبر 611۔1961 کے او جے سی نمبر 128 میں اڑیسہ ہائی کورٹ کے 10 جنوری 1962 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے این سی چڑ جی، جی نارائن سوامی، جے بی دادا چنجی، اوسی ماتھر اور رویندر نارائن۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے لیے جنار دھن شرما

ایس وی گپتے، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، جی بی پائی اور آر ایچ دہبر، مدعا علیہ نمبر 3 کے لیے۔

یکم 1 اپریل۔1964 میں۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

گجیند رگڈکر، سی۔خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل ہمارے فیصلے کے لیے جو مختصر سوال اٹھاتی ہے وہ صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (1947 کا نمبر 14) کی دفعہ 18(3)(b) کی تعمیر کے سلسلے میں ہے (جسے اس کے بعد ایکٹ 1 کہا جاتا ہے)۔یہ سوال اس طرح پیدا ہوتا ہے۔بونس کی ادائیگی کے حوالے سے ایک صنعتی تنازعہ اپیل کنندہ ہچٹیف گیمن اور جواب دہندگان، اس کے کارکنوں، جن کی نمائندگی راورکیلا ورکرز یونین، راورکیلا نے کی تھی، کے درمیان پیدا ہوا۔اس تنازعہ کو حکومت اڑیسہ نے 14 نومبر 1960 کو انڈسٹریل ٹریبونل، اڑیسہ کو فیصلہ سنانے کے لیے بھیجا تھا۔ٹریبونل کو حوالہ موصول ہونے کے بعد، اس نے 17 نومبر 1960 کو ایک حکم منظور کیا کہ حوالہ کا نوٹس

متعلقہ فریقین کو جاری کیا جائے۔اس حکم کو نافذ کرنے کے مقصد سے ٹریبونل کے دفتر نے نہ صرف اپیل کنندہ اور جواب دہندگان بلکہ میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کے ڈپٹی جنرل منیجر کو بھی نوٹس جاری کیے۔ایسا بظاہر اس لیے کیا گیا تھا کیونکہ حکومت اڑیسہ کے نوٹیفکیشن کی ایک کاپی جس میں آرڈر آف ریفرنس شامل تھا مذکورہ ڈپٹی گورنر کو پیش کی گئی تھی۔جنرل منیجر۔ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کے ڈپٹی جنرل منیجر کی طرف سے ٹریبونل کی طرف سے جاری کردہ نوٹس موصول ہونے کے بعد وہ ٹریبونل کے سامنے پیش ہوئے اور زور دیا کہ ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کو اس تنازعہ سے کوئی تعلق یا دلچسپی نہیں ہے اور اسے حوالہ میں فریق کے طور پر شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔

دریں اثنا، اپیل کنندہ نے 21 مارچ 1961 کو ٹریبونل میں درخواست دی اور دلیل دی کہ ٹریبونل کے سامنے زیر التواء کارروائی میں میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ اور اپیل کنندہ کے مفادات مشترک ہیں، اور اس لیے میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کو ایک فریق کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے۔اس درخواست میں، اپیل کنندہ نے الزام لگایا کہ میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ ایک ضروری فریق تھا، کیونکہ کارروائی میں جن مادی دستاویزات کو ثابت کرنا پڑ سکتا ہے وہ مذکورہ ادارے کے پاس تھے اور درحقیقت، زیر بحث انکوائری مذکورہ ادارے کو ایک فریق کے طور پر شامل کیے بغیر مکمل نہیں ہوگی۔اس کے بعد ٹریبونل نے میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کو ایک فریق کے طور پر شامل کرنے کے سوال پر غور کیا اور فیصلہ دیا کہ وہ اس معاملے کا فیصلہ بعد میں کرے گا۔دریں اثنا، ٹریبونل نے ہدایت دی کہ میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ جو اسے جاری کردہ نوٹس کے جواب میں پیش ہوئی تھی، کو میرٹ پر ریفرنس کی سماعت کے دوران حاضر رہنا چاہیے۔

یہ حکم اپیل گزار کو مطمئن نہیں کر سکا، کیونکہ وہ ٹریبونل سے میسرز ہندوستان اسٹیل

لمیٹڈ کو رجوع میں فریق کے طور پر شامل کرنے کے لیے ایک مخصوص ہدایت چاہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اڑیسہ ہائی کورٹ کا رخ کیا اور درخواست کی کہ ٹریبونل کی طرف سے معاملے سے نمٹنے سے انکار کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دیا جائے اور میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کو فریق کے طور پر شامل کیا جائے۔ تاہم یہ رٹ پٹیشن ناکام ہوگئی، کیونکہ ہائی کورٹ کا خیال تھا کہ یہ قبل از وقت ہے۔ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ انڈسٹریل ٹریبونل نے ابھی تک ایکٹ کی دفعہ 18 (3) (بی) کے تحت حتمی حکم منظور نہیں کیا ہے، اور اس لیے فریقین کے درمیان تنازعہ کی خوبیوں پر کوئی رائے ظاہر کیے بغیر، ہائی کورٹ نے درخواست کو نااہل قرار دیا کیونکہ یہ قبل از وقت تھا۔ اس فیصلے کے خلاف، اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آیا ہے؛ اور اس کی جانب سے، مسٹر چٹرجی نے دلیل دی ہے کہ انڈسٹریل ٹریبونل کے پاس اپنے سامنے کی کارروائی میں ایک فریق کو شامل کرنے کا دائرہ اختیار ہے اور اہلیت کی بنیاد پر، میسرز ہندوز-ٹین اسٹیل لمیٹڈ کو ایک ضروری فریق کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے۔ اس طرح ہمارے فیصلے کے لیے جو بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے وہ ایکٹ کی دفعہ 18 (3) (بی) کی دفعات کے دائرہ کار اور اثر کا تعین کرنا ہے۔

اس سوال سے نمٹنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایکٹ میں دفعہ 18 (بی) کی دفعات پر غور کیا جائے جیسا کہ اسے پہلے نافذ کیا گیا تھا، اور پھر دفعہ 18 (3) (بی) کی دفعات پر غور کیا جائے جیسا کہ وہ اب ہیں۔ اصل ایکٹ کے تحت، دفعہ 18 چار شقوں (اے)، (بی)، (سی) اور (ڈی) پر مشتمل تھی۔ ہم شق (اے) اور (بی) کے ساتھ موجودہ اپیل میں فکرمند ہیں۔ دفعہ 18 (اے) اور (بی) اس طرح پڑھتی ہے:—

"اس ایکٹ کے تحت مصالحتی کارروائی کے دوران طے پانے والا تصفیہ، یا کوئی ایوارڈ جسے مناسب حکومت نے سیکشن 15 کے ذیلی سیکشن (2) کے تحت پابند قرار دیا ہے،

اس پر پابند ہوگا:

(a) صنعتی تنازعہ کے تمام فریق؛

(b) دیگر تمام فریقین کو تنازعہ کی فریقین کے طور پر کارروائی میں پیش ہونے کے لیے طلب کیا گیا، جب تک کہ بورڈ آف ٹریبونل، جیسا بھی معاملہ ہو، یہ رائے درج نہ کرے کہ انہیں بغیر کسی مناسب وجہ کے طلب کیا گیا تھا۔

پہلا سوال جس پر ہمیں غور کرنا ہے وہ یہ ہے کہ کیا دفعہ 18 (b)، جیسا کہ اس وقت تھا، نے ٹریبونل میں ایسے افراد کو کارروائی میں فریق کے طور پر شامل کرنے کے لیے ایک مضمر اختیار پیش کیا تھا جو ان لوگوں کے علاوہ ہیں جو صنعتی تنازعہ میں فریق تھے؟ اس بات پر غور کیا جائے گا کہ شق (a) سے مراد صنعتی تنازعہ کے تمام فریق ہیں، جبکہ شق (b) سے مراد دیگر تمام فریق ہیں جنہیں پیش ہونے کے لیے طلب کیا گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ لفظ "دیگر" سے پتہ چلتا ہے کہ جن فریقین کو پیش ہونے کے لیے طلب کیا گیا ہے جن کے سامنے شق (b) کا حوالہ دیا گیا ہے وہ شق (a) کے ذریعے متعین صنعتی تنازعہ کے فریقین سے ملتے جلتے نہیں ہیں۔ ایکٹ کے سیکشن 2 (کے) میں 'صنعتی تنازعہ' کی وضاحت کی گئی ہے، جس کا مطلب آجر اور کارکنوں کے درمیان کوئی تنازعہ یا فرق ہے۔ تاکہ شق (a) کے تحت صنعتی تنازعہ کے فریقین کا مطلب وہ افراد ہوں جن کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا ہے جیسا کہ سیکشن 2 (کے) کے ذریعے مقرر کیا گیا ہے، اور اس لیے شق (b) ان افراد کے علاوہ دوسرے افراد پر غور کرتی ہے جو اصل میں اور براہ راست تنازعہ میں ملوث ہیں جو سیکشن 10 کے تحت حوالہ کا موضوع ہے۔ اس طرح، دفعہ 18 (b) اس بات پر غور کرتی

دکھائی دیتی ہے کہ صنعتی تنازعہ کے فریقین کے علاوہ دیگر افراد کو ٹریبونل کے سامنے طلب کیا جاسکتا ہے۔

یہ ہمیں اس سوال کی طرف لے جاتا ہے کہ ان فریقین کو کون طلب کر سکتا ہے؟ ایکٹ کے دفعہ 11 (3) میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ٹریبونل کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو کوڈ آف سول پروسیجر کے تحت سول کورٹ میں دیے گئے ہیں، جب شق (a) سے (ڈی) میں مذکور معاملات کے سلسلے میں مقدمے کی سماعت کی جائے۔ شق (a) سے مراد کسی شخص کی حاضری کو نافذ کرنا اور حلف پر اس کی جانچ کرنا ہے۔ (b) دستاویزات اور مادی اشیاء کی تیاری پر مجبور کرنے کے اختیار کا حوالہ ہے۔ (ج) گواہوں کے معائنے کے لیے کمیشن جاری کرنے کے حوالے سے ہے؛ اور شق (c) ایسے دیگر معاملات کے حوالے سے ہے جو مقرر کیے جائیں۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ ٹریبونل کے سامنے زیر التواء کارروائی میں کسی فریق کو شامل کرنے کا اختیار جو کوڈ آف سول پروسیجر کے تحت 0.1 قاعدہ 10 استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ 11 (3) میں شامل نہیں ہے، اور ایسا کوئی دوسرا سیکشن نہیں ہے جو ٹریبونل کو ایسا اختیار عطا کرے۔ لہذا، اگر دفعہ 18 (b) اس بات پر غور کرتی ہے کہ صنعتی تنازعہ کے فریقین کے علاوہ دیگر افراد کو طلب کیا جاسکتا ہے، تو ٹریبونل کو انہیں طلب کرنے کا اختیار دینے کا کوئی خاص التزام نہیں ہے، اور یہ لامحالہ تجویز کرتا ہے کہ اس اختیار کو دفعہ 18 (b) میں ہی مضمر ہونے کے طور پر پڑھا جانا چاہیے۔

اس سلسلے میں، دفعہ 10 کا حوالہ دینا ضروری ہے جیسا کہ اس وقت تھا۔ دفعہ 10 (i) پھر تین شقوں پر مشتمل تھی جو اس طرح پڑھتی ہیں:—

"اگر کوئی صنعتی تنازعہ موجود ہے یا پکڑا جاتا ہے، تو مناسب حکومت تحریری طور پر حکم دے سکتی ہے:—

(a) تنازعہ کے تصفیے کو فروغ دینے کے لیے بورڈ کو حوالہ دیں؛ یا
(b) تنازعہ سے منسلک یا متعلقہ ظاہر ہونے والے کسی بھی معاملے کو تفتیش کے لیے عدالت میں بھیج دیں؛ یا
(c) تنازعہ کو فیصلے کے لیے ٹریبونل کے پاس بھیجیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جہاں تک ٹریبونل کے حوالے کا تعلق ہے، دفعہ 10 (i) (c) نے مناسب حکومت کو تنازعہ کو ٹریبونل کو بھیجنے کا اختیار دیا، اور شق (b) کے برعکس، اس شق نے تنازعہ سے منسلک یا متعلقہ ظاہر ہونے والے کسی بھی معاملے کو اپنے دائرہ کار میں نہیں لیا؛ تاکہ کسی صنعتی تنازعہ کو اس کے فیصلے کے لیے سرکاری ٹریبونل کو بھیجنے کے اختیار کے حوالے سے، مناسب حکومت خود تنازعہ کا حوالہ دے سکے اور اس طرح کے تنازعہ سے منسلک یا اس سے متعلق ظاہر ہونے والے کسی معاملے کو بھیجنے کا واضح طور پر اختیار نہیں تھا۔ ان متعلقہ دفعات کا نتیجہ واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر صنعتی ٹریبونل، کسی صنعتی تنازعہ سے نمٹنے کے دوران، اس نتیجے پر پہنچا کہ صنعتی تنازعہ میں فریقوں کے طور پر مذکور افراد کے علاوہ دیگر افراد مذکورہ تنازعہ کے درست تعین کے لیے ضروری تھے، تو اسے انہیں طلب کرنے کا اختیار حاصل تھا؛ اور اگر ایسے افراد کو کارروائی میں پیش ہونے کے لیے طلب کیا گیا تھا، تو وہ فیصلہ جو صنعتی ٹریبونل بالآخر سنائے گا ان پر پابند ہوگا۔ چونکہ ایسے معاملات میں جہاں افراد کو صنعتی تنازعہ میں فریق کے طور پر شامل کیا گیا تھا، یہ سوال اٹھانے کا امکان تھا کہ آیا فریقین کا جوڑنے والا جائز تھا یا نہیں، دفعہ 18 (b) کے مطابق ٹریبونل کو اپنی رائے درج کرنی چاہیے کہ آیا ان افراد کو بغیر کسی مناسب وجہ کے طلب کیا گیا

تھا۔اس طرح، ہم یہ نظریہ اختیار کرنے کے لیے مائل ہیں کہ مسٹر چٹرجی اس کا دعوی کرنے میں درست ہیں۔18 (b) جیسا کہ یہ اصل میں کھڑا تھا، یہ مؤقف اختیار کرتا ہے کہ ٹریبونل کے پاس صنعتی تنازعہ کے فریقین کے علاوہ دیگر فریقوں کو اپنے سامنے کارروائی میں پیش ہونے کے لیے طلب کرنے کا ایک مضمر اختیار تھا۔ یہ فطری طور پر اس طاقت کی حد کے بارے میں سوال اٹھاتا ہے۔

اس سوال سے نمٹنے کے لیے ایک ضروری حقیقت کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے، اور وہ یہ ہے کہ انڈسٹریل ٹریبونل محدود دائرہ اختیار کا ٹریبونل ہے۔اس کا دائرہ اختیار سیکشن 10 کے تحت منظور کردہ آرڈر آف ریفرنس کے ذریعے مناسب حکومت کے ذریعے اس کے فیصلے کے لیے اس کے پاس بھیجے گئے صنعتی تنازعہ کی سماعت کرنا ہے۔ٹریبونل کے لیے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ حوالگی کی شرائط سے آگے مادی طور پر سفر کرے، کیونکہ یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ حوالگی کی شرائط ایک معاملے سے دوسرے معاملے میں اس کے اختیار اور دائرہ اختیار کے دائرہ کار کا تعین کرتی ہیں۔ دفعہ 10 میں ہی بعد میں وقتاً فوقتاً ترمیم کی گئی ہے۔1952 کے ایکٹ 18 نے سیکشن 10 میں خاطر خواہ ترامیم کیں۔ان ترامیم میں سے ایک یہ تھی کہ دفعہ 10 (1)(d) اب مناسب حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ تنازعہ یا تنازعہ سے منسلک یا اس سے متعلق کسی بھی معاملے کو، چاہے وہ دوسرے شیڈول یا تیسرے شیڈول میں بیان کردہ کسی معاملے سے متعلق ہو، فیصلے کے لیے ٹریبونل کو بھیج سکتی ہے۔دوسرے لفظوں میں، دفعہ 10 (1)(d) کے تحت، مناسب حکومت صنعتی ٹریبونل کو نہ صرف ایک مخصوص صنعتی تنازعہ کا حوالہ دے سکتی ہے، بلکہ اس کے ساتھ ایسے معاملات کا بھی حوالہ دے سکتی ہے جو مذکورہ تنازعہ سے منسلک یا متعلقہ معلوم ہوتے ہیں۔اس لحاظ سے ٹریبونل کو صنعتی تنازعات کے حوالے کرنے کے حوالے سے مناسب حکومت کے اختیارات کو بڑھا دیا گیا ہے۔

دفعہ 10 (4) جسے اسی ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے بھی شامل کیا گیا تھا، دیگر باتوں کے ساتھ یہ فراہم کرتا ہے کہ انڈسٹریل ٹریبونل کا دائرہ اختیار آرڈر آف ریفرنس کے ذریعے مخصوص تنازعات کے نکات تک محدود رہے گا، اور مزید کہا کہ مذکورہ دائرہ اختیار مذکورہ نکات سے مطابقت رکھنے والے معاملات کو اپنے دائرہ اختیار میں لے سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، جہاں تنازعہ کے کچھ نکات کو فیصلہ سنانے کے لیے انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیجا گیا ہے، وہ مذکورہ نکات سے نمٹتے وقت، اس سے متعلقہ معاملات سے نمٹ سکتا ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر، اس طرح کے اتفاقی معاملات سے نمٹتے وقت، ٹریبونل کو لگتا ہے کہ کچھ افراد جو حوالہ میں شامل نہیں ہیں، انہیں اس کے سامنے لایا جانا چاہیے، تو وہ اس سلسلے میں دفعہ 18 (3)(b) کے تحت حکم دے سکتا ہے جیسا کہ اب ہے۔

دفعہ 10 (5) نے اب مناسب حکومت کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اسی نوعیت کے دیگر اداروں، گروہوں یا اداروں کے طبقات کو حوالہ میں شامل کرے، اگر یہ مطمئن ہو کہ ان اداروں کو اس طرح کے تنازعہ میں دلچسپی ہے یا اس سے متاثر ہونے کا امکان ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اگر صنعتی تنازعہ کو فیصلہ سنانے کے لیے کسی ٹریبونل کو بھیجا جاتا ہے، اور مناسب حکومت کے علاقائی دائرہ اختیار میں آنے والے علاقے میں ایسے دیگر ادارے ہیں جو اس طرح کے تنازعہ سے متاثر ہوں گے، یا اس میں دلچسپی رکھتے ہوں گے، تو مناسب حکومت انہیں مذکورہ حوالہ میں اس وقت شامل کر سکتی ہے جب حوالہ ابتدائی طور پر دیا گیا ہو، یا مذکورہ حوالہ کی کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران؛ لیکن ہر معاملے میں؛ اس طرح کے اضافے ایوارڈ پیش کرنے سے پہلے کیے جا سکتے ہیں۔ اب، اگر ایسے افراد کو حوالہ میں شامل کیا جاتا ہے، تو صنعتی ٹریبونل دفعہ 18 (3)(b) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے انہیں اپنے سامنے پیش ہونے کے لیے طلب کر سکتا

ہے۔

دفعہ 18 (b) جس سے ہم نے شروعات کی تھی، اس میں بھی 1956 کے ایکٹ 36 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، اور اب اسے دوبارہ نمبر دیا گیا ہے۔ نتیجے کے طور پر، دفعہ 18 (b) کو اب دفعہ 18 (3) (بی) میں شامل کیا گیا ہے۔ دفعہ 18 (3) میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ انڈسٹریل ٹریبونل کی طرف سے منظور کیا گیا کوئی ایوارڈ جو قابل نفاذ ہو گیا ہو اس پر پابند ہوگا:

(a) صنعتی تنازعات کے تمام فریق؛
(b) دیگر تمام فریقین کو تنازعہ کی فریقین کے طور پر کارروائی میں پیش ہونے کے لیے طلب کیا گیا، جب تک کہ ٹریبونل یہ رائے درج نہ کرے کہ انہیں بغیر کسی مناسب وجہ کے بلایا گیا تھا۔

دفعہ 18 (3) (b) کے مادی الفاظ وہی ہیں جو اصل میں دفعہ 18 (b) میں شامل کیے گئے تھے، اور اس لیے وہ مضمر طاقت جو صنعتی ٹریبونل دفعہ 18 (b) کے تحت استعمال کر سکتا ہے اب دفعہ 18 (3) (b) کے تحت اس کے ذریعے استعمال کی جا سکتی ہے۔ اگر ٹریبونل یہ سمجھتا ہے کہ جن فریقین کو اس کے سامنے پیش ہونے کے لیے طلب کیا گیا تھا انہیں بغیر کسی مناسب وجہ کے طلب کیا گیا تھا، تو وہ اس سلسلے میں اپنی رائے درج کر سکتا ہے اور پھر جو فیصلہ وہ سناتا ہے وہ ان پر پابند نہیں ہوگا۔

اس کے بعد دفعہ 18 (3) (b) میں مضمر اختیارات کے اثر کے بارے میں سوال کی طرف لوٹتے ہوئے، یہ واضح ہے کہ اس اختیار کا استعمال ٹریبونل کے ذریعے نہیں

کیا جاسکتا تا کہ حوالہ کے دائرہ کار کو مادی طور پر بڑھایا جاسکے، کیونکہ بنیادی طور پر کسی صنعتی تنازعہ سے نمٹنے کے لیے ٹریبونل کا دائرہ اختیار صرف دفعہ 10 (1) کے تحت مناسب حکومت کے ذریعے منظور کردہ حوالہ کے حکم سے حاصل ہوتا ہے۔حوالہ کے حکم میں بیان کردہ تنازعات کے علاوہ ٹریبونل جس چیز پر غور کرسکتا ہے، وہ صرف مذکورہ تنازعات سے منسلک معاملات ہیں؛ اور یہ فطری طور پر ٹریبونل کے اس کے سامنے حوالہ میں فریقین کو شامل کرنے کے مضمر اختیار پر کچھ واضح حدود کا مشورہ دیتا ہے، جس کا مقصد دفعہ 18 (3) (b) کے تحت اپنے مضمر اختیار کو استعمال کرنا ہے۔اگر ٹریبونل کے سامنے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آرڈر آف ریفرنس میں نامزد صنعتی تنازعہ کا کوئی فریق مکمل طور پر یا مناسب طور پر آجر کی طرف سے یا ملازم کی طرف سے مفاد کی نمائندگی نہیں کرتا ہے، تو وہ ہدایت دے سکتا ہے کہ دوسرے افراد کو شامل کیا جائے جو اس طرح کے مفاد کی نمائندگی کرنے کے لیے ضروری ہوں گے۔اگر حوالہ میں نامزد آجر مکمل طور پر آجر کے مفادات کی نمائندگی نہیں کرتا ہے، تو دوسرے افراد جو آجر کے کام میں دلچسپی رکھتے ہیں، اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔اسی طرح، اگر حوالہ میں بیان کردہ یونین ادارے کے تمام ملازمین کی نمائندگی نہیں کرتی ہیں، تو ٹریبونل کے لیے یہ کھلا ہوسکتا ہے کہ وہ ایسی دیگر یونینوں کو شامل کرے جو اسے ضروری لگے۔امتحان ہمیشہ یہ ہونا چاہیے، کیا فیصلہ خود کو موثر اور قابل نفاذ بنانے کے لیے فریق کا اضافہ ضروری ہے؟ دوسرے لفظوں میں، امتحان اچھا ہوگا، کیا فریق کا غیر شریک ثالثی کی کارروائی کو غیر موثر اور ناقابل عمل بنا دے گا؟ یہ اس امتحان کی روشنی میں ہے کہ فریقین کو شامل کرنے کے لیے ٹریبونل کے مضمر اختیار کو محدود ہونا چاہیے۔

اس سوال پر مدراس ہائی کورٹ نے دو رپورٹ شدہ فیصلوں میں غور کیا ہے۔پی جی بروکس میں، مدراس الیکٹرک ٹرام ویز (1904) لمیٹڈ بمقابلہ انڈس ٹرائل ٹریبونل، مدراس اور دیگر کے رہن ڈبینچر ہولڈرز کے لیے ٹرسٹیز کے ذریعے مقرر کردہ وصول کنندہ۔ ,(1)

مذکورہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ دفعہ 18 (b) ضروری مضمرات سے ٹریبونل کو فریقین کو شامل کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ یہ ضروری یا مناسب پارٹی کو شامل کر سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ آجر یا ملازم ہو۔ اس خاص معاملے میں، فریق نے مزید کہا کہ وصول کنندہ تھا اور یہ پایا گیا کہ جب تک وصول کنندہ کو حوالہ کی کارروائی میں فریق کے طور پر شامل نہیں کیا جاتا، فیصلہ خود ہی غیر موثر ہو جائے گا۔ فیصلے کے ذریعے استعمال کیے گئے الفاظ میں، فریق نے مزید کہا کہ وہ رینک آؤٹ سائیڈر یا غیر جانبدار تماشائی نہیں تھا، بلکہ ایک وصول کنندہ تھا جو ٹریبونل کے سامنے کی کارروائی سے بہت زیادہ فکر مند تھا اور جس کی موجودگی حتمی ایوارڈ کو موثر، درست اور قابل نفاذ بنانے کے لیے ضروری تھی۔

رادھا کرشن ملز لمیٹڈ پیلا میڈو، کوئمبٹور ڈی۔ بمقابلہ۔ اسپیشل انڈسٹریل ٹریبونل، مدراس اور دیگر۔ (1) مدراس ہائی کورٹ کے ایک واحد جج نے پہلے فیصلے کی پیروی کی، حالانکہ اس معاملے میں، ایک فریق جسے ٹریبونل نے طلب کیا تھا، کو ریاستی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 10 (5) کے تحت حوالہ میں شامل کیا تھا۔

انیل کمار اپادھیا بمقابلہ وی پی کے سرکار اور دیگر میں (2) کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک فاضل جج نے بھی یہی نظریہ قبول کیا ہے۔ اس معاملے میں، پروویڈنٹ فنڈ کے ٹرسٹی، جنہیں اصل میں ریفرنس میں شامل نہیں کیا گیا تھا، کو ٹریبونل نے طلب کیا تھا اور عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ ٹرسٹیز کی عدم موجودگی میں ایوارڈ ناگوار ہو جاتا۔ یہ بات قابل غور ہوگی کہ ان تمام فیصلوں میں، حوالہ کی کارروائی میں اضافی فریقوں کو طلب کرنے کا ٹریبونل کا مضمر اختیار صرف ان معاملات تک محدود ہے جہاں حوالہ کو مکمل اور ایوارڈ کو موثر اور قابل نفاذ بنانے کے لیے اس طرح کا اضافہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح کے اختیار کا استعمال حوالہ کے دائرہ کار کو بڑھانے اور ایسے معاملات کو لانے کے لیے نہیں کیا جا سکتا جو

حوالہ کا موضوع نہیں ہیں اور جو اس تنازعہ سے اتفاقی نہیں ہیں جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

یہ ہمیں اس سوال کی طرف لے جاتا ہے کہ کیا اپیل کنندہ یہ دعوی کرنے میں جائز ہے کہ میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے موجودہ کارروائی میں ایک ضروری فریق ہے، اور اس لیے اسے اس طرح شامل کیا جانا چاہیے۔ مسٹر چٹر جی نے اپنی اس درخواست کی حمایت میں دو تنازعات اٹھائے ہیں کہ میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ ایک ضروری فریق ہے۔ پہلی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ بالآخر پایا جاتا ہے کہ متعلقہ سال کے لیے بونس کے لیے مدعا علیہ کا دعوی اچھی طرح سے مبنی ہے، اپیل کنندہ اور میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کے درمیان معاہدے کے نتیجے میں مذکورہ بونس کی ادائیگی کی ذمہ داری مذکورہ تشویش پر ہوگی نہ کہ اپیل کنندہ پر۔ مسٹر چٹر جی کے مطابق، اپیل کنندہ ایک ایسی فرم ہے جو صرف ایک ہی منصوبے کے لیے تشکیل دی گئی ہے جو راؤرکیلا میں تعمیر اور فاؤنڈیشن اور سول انجینئرنگ کے کاموں کو انجام دینے کے لیے ہے۔ اسے میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کے مذکورہ ادارے نے اپنے ایجنٹ کے طور پر شامل کیا ہے اور اس لیے فریقین کے درمیان ایک معاہدے پر عمل درآمد کیا گیا ہے۔ مسٹر چٹر جی نے ہمیں اس معاہدے کی کچھ متعلقہ شقوں کا حوالہ ان کی اس درخواست کی حمایت میں دیا کہ بونس کی ذمہ داری ہے۔ اگر مدعا علیہان کی طرف سے اپیل گزار کے خلاف ثابت کیا جاتا ہے، تو یہ اپیل گزار کی نہیں بلکہ میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کی ہوگی۔ ہم اس دلیل کی خوبیوں کا جائزہ لینے کی تجویز نہیں کرتے، کیونکہ ہم مطمئن ہیں کہ اگرچہ مسٹر چٹر جی کی دلیل فریقین کے درمیان معاہدے کی متعلقہ شقوں کے حوالے سے اچھی طرح سے قائم ہے، جو سیکشن 18 (3) (بی) کے معنی میں میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کو ایک ضروری فریق نہیں بنا سکتی۔ یہ تنازعہ اپیل گزار اور اس کے مبینہ پرنسپل کے درمیان ایک بالکل مختلف تنازعہ پیدا کرتا ہے اور اس طرح کا تنازعہ صنعتی تنازعہ کے لیے مکمل طور پر غیر ملکی ہوگا جسے اس کے فیصلے کے لیے

ٹریبونل کو بھیجا گیا ہے۔

مسٹر چٹرجی کی طرف سے اگلی دلیل یہ ہے کہ میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ ایک ضروری فریق ہے کیونکہ یہ مذکورہ تشویش ہے جو جواب دہندگان کا آجر ہے نہ کہ اپیل کنندہ۔ دوسرے لفظوں میں، یہ دلیل یہ ہے کہ اگرچہ اپیل کنندہ نے ان کارکنوں کو شامل کیا جن کی مدعا علیہ یونین نمائندگی کرتی ہے، اپیل کنندہ اس کے پرنسپل کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا اور ریاست اڑیسہ کی طرف سے ٹریبونل کو بھیجے گئے صنعتی تنازعہ پر فیصلہ سنانے کے لیے، یہ ضروری ہے کہ پرنسپل، یعنی۔ , میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کو ایک فریق کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے۔ اس دلیل سے نمٹنے کے لیے، اس حقیقت کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اپیل کنندہ مدعا علیہ یونین کے اس معاملے پر اختلاف نہیں کرتا کہ کارکنوں کو اپیل کنندہ نے ملازمت پر رکھا تھا۔ ریاستی حکومت کے لیے یہ کھلا ہوتا کہ وہ ٹریبونل سے اس بات پر غور کرنے کے لیے کہے کہ ان کارکنوں کا آجر کون تھا اور اس صورت میں حوالہ کی شرائط مناسب طریقے سے تیار کی گئی ہوتیں۔ جہاں مناسب حکومت چاہتی ہے کہ اس سوال کا تعین کیا جائے کہ آجر کون ہے، وہ عام طور پر کافی وسیع اصطلاحات میں حوالہ دیتی ہے اور حوالہ کے فریق کے طور پر مختلف افراد کو شامل کرتی ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ آجر ہیں۔ موجودہ کارروائی میں اس طرح کا راستہ اختیار نہیں کیا گیا ہے، اور اس لیے یہ ماننا ممکن نہیں ہوگا کہ اپیل کنندہ اور میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کے درمیان آجر کون ہے یہ سوال صنعتی تنازعہ کا اتفاقی سوال ہے جس کا حوالہ دفعہ 10 (1) (ڈی) کے تحت دیا گیا ہے۔ یہ تنازعہ اپیل گزار اور میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کے درمیان ایک کافی تنازعہ ہے اور اسے کسی بھی لحاظ سے اتفاقی نہیں سمجھا جا سکتا، اور اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بنیاد بھی اس دلیل کو درست ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ ایک ضروری فریق ہے جسے سیکشن 18 (3) (بی) کے تحت ٹریبونل کے مضمر

اختیارات کے تحت شامل اور طلب کیا جا سکتا ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ اگرچہ ہم مسٹر چٹرجی کی اس دلیل کو قبول کرتے ہیں کہ دفعہ 18 (3) (بی) ٹربیونل میں فریقین کو شامل کرنے اور انہیں طلب کرنے کے لیے ایک مضمر طاقت کے وجود کو پیش کرتی ہے، بھیجنے سے پہلے کے معاملے میں کہ طاقت کا استعمال نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ مضمر طاقت کی محدود نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، میسرز ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ کو دفعہ 18 (3) (بی) کی دفعات کے تحت ایک ضروری فریق کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔اس کے مطابق اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document